۴۔ بجانا (ساز)

مراٹھی زبان میں ابھنگ، بھکتی گیت، پوواڑے، آرتی، بھاؤ گیت اور بھجن جیسی گیتوں کی کئی قسمیں ہیں۔ گیت کی یہ تمام قسمیں ہر ایک کی ایک مخصوص تال پر گائی جاتی ہیں۔ اس کے لیے گانے میں آواز، شاعری اور الفاظ کے ساتھ ساتھ ساز بھی ہوتے ہیں۔ سازوں سے نکلنے والی آواز کو 'لے' کہتے ہیں۔

لے (स्वर) کے سازوں پر 'سا، رے، گ، م، پ، دھ، نی، ساں' یہ سُر گائے جاتے ہیں جبکہ طبلے پر 'دھا، دِھں، دھیں، دھا' یا 'تا، تنن، ترک، تن' کے بول بجائے جاتے ہیں۔

گانے میں ساتھ دینے کے لیے ہارمونیم، طبلہ، مردنگ، تالی، گھنگھرو، پڑی، جھانجھ جیسے سازوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔ طنبورا، ایکتارا، وینا وغیرہ کا بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

طبلہ :

طبلہ اور ڈگا دونوں کو ملا کر طبلہ کہا جاتا ہے۔ طبلہ لکڑی کے تنے سے بنایا جاتا ہے جبکہ ڈگا دھات سے بنایا جاتا ہے۔ طبلے کی جسامت ڈگے کے مقابلے میں چھوٹی ہوتی ہے۔ ایک ہاتھ سے طبلہ اور دوسرے ہاتھ سے ڈگا بجایا جاتا ہے۔

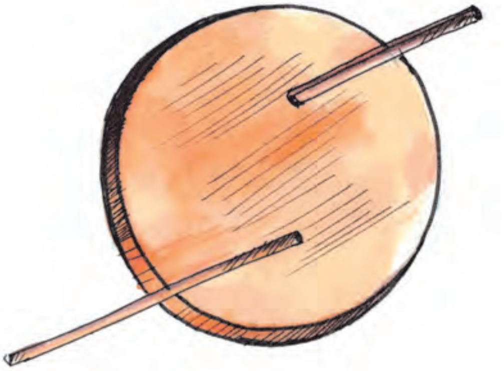

دف :

دف کا استعمال خصوصی طور پر لوک سنگیت میں کیا جاتا ہے۔ لکڑی یا دھات سے تیار کیے گئے گول شکل کی پٹی پر چمڑے کو تان کر بٹھایا جاتا ہے۔ دف کو ایک ہاتھ سے تھام کر اسے دوسرے ہاتھ سے بجاتے ہیں۔

کھنجری (ہلگی) :

یہ بھی دف کی طرح ہی ایک ساز ہے۔ لکڑی یا دھات سے گول پٹی میں ایک مخصوص فاصلے پر دھات کے گول چکتی لگائی جاتی ہے۔ یہ چکتیاں ایک دوسرے سے ٹکرا کر تال پیدا

کرتی ہیں۔ گاتے وقت ٹھیکا دینے اور تال پیدا کرنے کے لیے کھنجری کا استعمال کیا جاتا ہے۔ کھنجری کو ایک ہاتھ سے پکڑ کر دوسرے ہاتھ سے بجایا جاتا ہے۔

مردنگ (پکھواج):

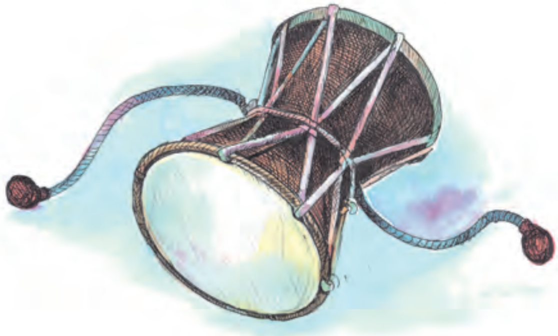

مردنگ کے دونوں جانب کے حصے چمڑے سے مڑھے ہوئے ہوتے ہیں۔ مردنگ کا استعمال خاص طور پر بھجن اور کیرتن گانے کے دوران کیا جاتا ہے۔ مردنگ دونوں ہاتھوں سے بجایا جاتا ہے۔ کہیں کہیں طبلے کی بجائے مردنگ بجانے کا طریقہ بھی رائج ہے۔

اوپر درج تمام ساز 'ضرب لگا کر بجائے جانے والے ساز' ہیں۔ ان کے علاوہ ڈھول، دفلی، نقارہ، تاشا، ڈمرو، ڈھولکی بھی ضرب لگا کر بجائے جانے والے ساز ہیں۔ ان تمام سازوں کو بجانے کے لیے چمڑے پر ضرب لگانی پڑتی ہے۔ اس کے نتیجے میں تال پیدا ہوتی ہے جس سے گانے میں نکھار آ جاتا ہے۔

میری سرگرمی:

- مختلف ذرائع میں شائع ہونے والی سازوں کی تصویریں جمع کر کے ڈرائنگ/کولاج بک میں چپکایئے۔
  (مثلاً ماہنامے، اخبارات، اشتہارات وغیرہ)
- تصویروں میں دِکھائے ہوئے ساز پہچانیے۔

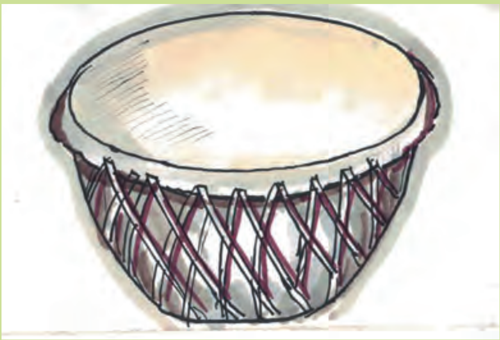

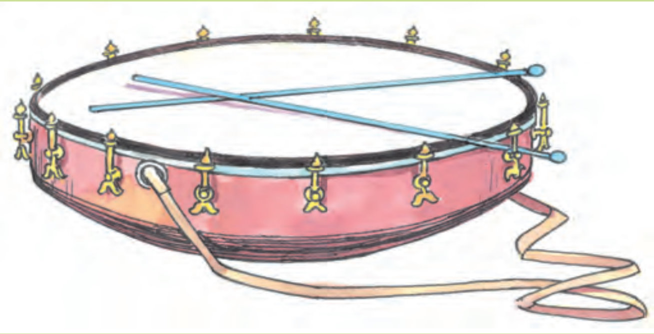

♦ آپ کے آس پاس جو ساز استعمال کیے جاتے ہیں طلبہ سے ان کا تعارف کروائیں۔ ممکن ہو تو موسیقی کے کسی پروگرام میں طلبہ کو لے جانے کی کوشش کریں۔